REGD No, P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ر مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

قادیان ۳ر اپریل۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آج بعد دوپہر مع اہل و عیال بہار کلکتہ اور اڑیسہ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب بھی آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سب کا حافظ و ناصر رہے اور خیر و عافیت سے واپس لائے۔

قادیان ۲ر اپریل۔ آج یہاں عید الاضحیہ پورے احترام کے ساتھ منائی گئی مسنون طریق پر عید کی نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطبہ فرمایا جس میں احباب کو قربانی اور صبر و رضا کے بلند مقام پر فائز ہونے کی تلقین فرمائی۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۷ ویں مجلس مشاورت اختتام پذیر ہوگئی

دنیا بھر میں اعلائے کلمۃ الاسلام کیلئے قریباً اسّی لاکھ روپیہ کے بجٹ کی منظوری

ایک غریب اور قلیل جماعت کی طرف سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شاندار مظاہرہ

ربوہ ۲۷ر مارچ:۔ جماعت احمدیہ کی سینتالیسویں مجلس مشاورت جو خلافت ثالثہ کے مبارک دور کی پہلی مجلس شوریٰ تھی تین روز تک منعقد رہنے کے بعد آج خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے شوریٰ کے تمام اجلاسوں میں شرکت فرما کر نمائندگان کو اپنے قیمتی خطابات و ہدایات سے سرفراز فرمایا۔

یہ اللہ تعالےٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو دین اسلام کی خدمت کے لئے چن لیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے اندر قربانی اور خدمت اسلام کے لئے ایثار کی وہ روح پھونک دی ہے کہ آج دنیا بھر کے مسلمانوں کے تمام فرقے اس سے تہی دست ہیں۔ لیکن ہم اس پر خوش نہیں ہیں کہ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے اندر تبلیغ و اشاعت اسلام کا جذبہ نہیں پایا جاتا بلکہ ہم دعا ہی کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں خواب غفلت سے بیدار فرمائے اور انہیں بھی توفیق بخشے کہ وہ مادیت اور دہریت کے سیلاب میں غرق ہوتی ہوئی دنیا کو کشتی اسلام کے ذریعہ سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور

اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اسلام کے اہم فریضہ تبلیغ دین کی طرف متوجہ ہوں۔

آج وہ زمانہ چشم تصور کے سامنے آرہا ہے جب ابتدا میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مہمانوں کے لئے لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام کرنے کی خاطر اپنے زیورات تک فروخت کر دینے پڑے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جماعت کو ترقیات سے نوازا اور پھر ساری دنیا میں پھیلایا۔ گو ابھی ہماری جماعت اپنے بچپن کے دور میں سے گزر رہی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے وعدے اٹل ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تین سو سال تک جماعت احمدیہ ترقی در ترقی کے بلند ترین مقام پر فائز ہو جائے گی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کے وعدے ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ جیسا کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ قدم قدم پر اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید جماعت کے شامل حال ہے۔

اور ہر نیا دن کسی نہ کسی ملک میں جماعت کے نئے تبلیغی مشن کے قیام یا نئی مسجد احمدیہ کی تعمیر کی خوشخبری لے کر طلوع ہوتا ہے۔

گو بظاہر لاکھوں کا بجٹ ایک بہت معمولی بجٹ ہے۔ لیکن خدا کی قسم ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ وہ وقت قریب ہے جب یہ بجٹ لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں اور کروڑوں سے بڑھ کر اربوں اور کھربوں تک پہنچے گا۔ انشاء اللہ۔ سنہ ۶۶-۶۷ء کے اس منظور شدہ بجٹ کی مدوار تفصیل یہ ہے

۱۔ صدر انجمن احمدیہ	۲۹۰۲۹۶۱
۲۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ	۴۸۱۳۲۸۰
۳۔ وقف جدید انجمن احمدیہ	۱۷۷۰۰۰
میزان	۷۸۹۳۴۴۱

اگر اس میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بجٹ اور ممالک بیرون کی خود کفیل جماعتوں کے بجٹ بھی شامل کرلئے جائیں۔ تو خدا کے فضل سے یہ بجٹ ایک کروڑ تک پہنچ جاتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

قادیان دارالامان میں عید الاضحیہ کی تقریب سعید

قادیان ۲ر اپریل۔ آج صبح آٹھ بجے مسجد اقصےٰ میں یہاں کے تمام درویشان اور ان کے بیوی بچوں نے نماز عید ادا کی۔ قادیان کے مضافات کے دیہات میں جو اکا دکا حرفت پیشہ مسلمان رہتے ہیں وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ کچھ مزدور پیشہ کشمیری بھی شامل ہوئے۔ نماز عید حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھائی۔ جس کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ خطبہ میں آپ نے اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جانے اور صبر و رضا کے اعلےٰ مقام پر فائز ہونے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام احباب نے ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر عید کی مبارکباد پیش کی۔

(نامہ نگار)

درخواست دعا

مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب ابن حضرت سیٹھ حسن صاحب یادگیر ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں انہیں درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا عارضہ ہے جو بعض اوقات نہایت تکلیف دہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ان ایام میں زیادہ بیمار ہیں۔ اور حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔ سیٹھ صاحب موصوف ایک مخلص اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے نوجوان ہیں احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فیض احمد گجراتی

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۷؍اپریل ۱۹۶۶ء

جراحتِ دل

بیت اللہ شریف میں حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبو! حرم شریف کی زیارت مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دستگیری فرمائی۔ قسمت نے یاوری کی اور خوش بختی آپ کو اس مقدس و محترم مقام پر لے گئی۔ جو دنیا کے بتکدوں میں اولین خانۂ خدا کہلانے کا بجا طور پر مستحق قرار پایا۔ اور جس کی یہ عظمت و فضیلت تا قیامت قائم و دائم رہے گی۔ وہ محبوب و عظیم المرتبت مقام جو سرورِ دو جہاں کا مولد و مسکن بنا۔ جہاں سے اسلام کا نور چاردانگِ عالم میں پھیلا۔ جہاں سے طلوع ہو کر سراجاً منیراً نے ساری دنیا کو بقعۂ نور بنا دیا۔

آج آپ اسی مقدس و محبوب مقام پر جمع ہیں۔ کتنے قابلِ رشک ہیں آپ لوگ کتنا بلند ہے آپ کا طالع کتنا ارفع ہے آپ کا بخت۔ اور کتنی عظیم ہے آپ کی قسمت آپ اس پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے منزلِ مقصود تک پہنچ جانے والا ایک خوش بخت انسان انہیں یاد نہیں رکھتا جنہیں وہ گرد نورد کی صورت میں پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ آپ بھی شاید ہماری دوری اور مجبوری کا احساس نہ کر سکیں جو آج ہمارے دلوں میں پیدا ہے اور ایک اذیت ناک درد بن کر ہمارے خون کے ساتھ گردش کر رہا ہے۔

آج ہمارا مجروح تصور ہزاروں میلوں کے فاصلوں اور بُعد کو قطع کرتا ہوا آپ کا تعاقب کر رہا ہے۔ یہ آپ کی ان نگاہوں کو چوم لینا چاہتا ہے جن سے آپ اس مقدس و متبرک مقام کی زیارت کر رہے ہیں۔ یہ آپ کے قدموں سے لپٹ جانا چاہتا ہے جو آج ان محبوب مقامات کی طرف اُٹھ رہے ہیں۔ یہ آپ کی خاکِ پا بن جانا چاہتا ہے کہ شاید آپ کے پاؤں کے صدقے اسے بھی اس بارگاہِ عالی تک رسائی حاصل ہو جائے جہاں خوش بختی نے آج آپ کو پہنچایا ہے

مگر تصور تصور ہی ہے۔ اور شنیدہ کے بود مانند دیدہ کب برابر ہوا ہے جو آج ہوگا۔ مگر پھر بھی اسے اتنا تو حق ہے کہ شوقِ دید کے لئے پر پرواز نکال کر آپ کا تعاقب کرے آج آپ اس مقام پر جمع ہیں۔ جہاں شمال و جنوب، مشرق و مغرب کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ جہاں نقطۂ مرکزی اور نقطۂ نگاہ صرف ایک ہی مقام ہوتا ہے۔ جہاں چاروں طرف سے سجدوں کی ایک ہی سمت ہوتی ہے۔ جہاں تمام رخ سجدہ کی طرف جھکتے ہیں۔ آج آپ سب ایک ہیں۔ من و تو کا سوال مٹ چکا ہے۔ اکبر و اصغر کا امتیاز اُٹھ چکا ہے۔ شاہ و گدا کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔ آپ سفید براق کفنیاں اوڑھے اپنی دنیا پر موت وارد کئے آفرینندۂ دینِ حق کے در پر سجدہ ریز ہیں۔ آپ میں کالے بھی تھے اور گورے بھی۔ مختلف رنگ و نسل اور قوم کے لوگ تھے۔ مگر اس دربار میں پہنچ کر آپ سب ایک ہو چکے ہیں۔ سب یک رنگ ہو چکے ہیں۔ اور آج آپ صرف مسلمان ہیں۔ خدا کے بندے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام۔ اے کاش! میں بھی آپ میں کا ایک ہوتا!

مگر اے خوش نصیبو! حج کا یہ مبارک موقعہ صرف مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کی زیارت ہی تو نہیں ہے۔ یہ تو ایک سبق ہے۔ یہ تو ایک درس ہے۔ یہ تو ایک مینارۂ نور ہے جو بحرِ عشق میں آپ کی رہنمائی کے لئے خدائے لم یزل کی طرف سے استادہ کیا گیا ہے اور وہ اپنی خاموش زبان سے آپ سے کہہ رہا ہے۔

کہ تم سب مسلمان ہو اور بلا امتیاز بھائی بھائی ہو۔ تم گورے اور کالے کی تمیز اُٹھا کر جہاں کہیں بھی ہو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع ہو جاؤ۔ تمہارے لاکھوں سجدے مجتمع ہو کر ایک سجدہ بن جائیں۔

کہ صداقت کی شمع جب روشن ہوتی ہے تو مخالفت کی تاریکیاں ہزار حملے کریں وہ صداقت منتشر ہو کر رہتی ہیں۔ اور یہیں سے وہ شمعِ صداقت روشن ہوئی تھی۔ تم خدا کی قسم کھا کر کہو اور حق الیقین سے کہو کہ وہ اپنا نور پھیلا کے رہی۔

کہ مظلومیت ایک بہت بڑی قوت ہے۔ اور ظلم کی تلوار آخر کند ہو کر نابود ہو جاتی ہے اور آخر مظلومیت اتنی اعلےٰ و ارفع اور مقدس ہو جاتی ہے کہ زیارت گاہِ عالمیاں بن جاتی ہے۔

کہ تبلیغ کا سودا سروں میں سمائے ہوئے جو مسلمان سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے دور دراز ملکوں میں نکل جاتے ہیں۔ وہ حق کی نصرت کے مستحق اور مورد بنتے ہیں

دیکھو تو تم میں دنیا بھر کے ممالک سے آئے ہوئے مسلمان اپنی زبانِ حال سے کیا کہہ رہے ہیں۔:

کہ حج کے موقعہ پر لاکھوں مسلمانوں کا یہ اجتماع بین الاقوامی اخوت اور وسیع عالمی برادری کا پیغام ہے۔ تم مختلف ممالک میں رہتے ہوئے بھی اپنے اندر اجتماعیت پیدا کرو۔ تاکہ تم سب ایک قوتِ حقیقی بن جاؤ۔ خدا کرے آپ کی یہ یکجہتی اور یکجائی قائم رہے۔

عیدالاضحیہ کے یومِ سعید پر ایک ممتحن کی طرح اللہ تعالیٰ کا سورج دنیا کے اُفقِ مشرق سے طلوع ہوا۔ اور مسلسل چوبیس گھنٹے میں ساری دنیا کا یہ جائزہ لے کر اُفقِ مغرب میں غروب ہو گیا کہ آج اُمتِ محمدیہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کی تڑپ رکھنے والے کتنے لوگ ہیں جنہوں نے صدیوں کا دیا ہوا یہ سبق حفظ کر لیا ہے کہ خدا کے نام کو زندہ رکھنے اور پھیلانے کے لئے ایک بے پناہ جذبۂ قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس نے دیکھا کہ کتنے مرد ہیں۔ جو حضرت ابراہیمؑ کی طرح محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے جذباتِ پدری پر موت وارد کر کے اپنے بیٹوں کو اسلام کی قربان گاہ پر چڑھا دینے کو تیار ہیں۔ کتنی مائیں ہیں جو اسلام کا درد رکھنے والے اپنے خاوندوں کے جذبۂ قربانی کا ساتھ دینے کے لئے اپنی ممتا کے سینے پر حضرت ہاجرہ کی طرح صبر و رضا کی سِل رکھ کر سکتی ہیں۔ اور کتنے فرزند ہیں جو حضرت اسمٰعیلؑ کی سی اطاعت و فرمانبرداری دکھاتے ہوئے بڑی ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ اپنا گلا چھری کے نیچے رکھتے ہوئے یہ کہنے کو تیار ہیں کہ ہم خدا کی رضا پر راضی ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

سورج اپنی روشن آنکھ کی دُوررس نگاہوں سے دُنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یہ جائزہ لینے کے بعد جب غروب ہو رہا تھا۔ تو اس نے حسرت بھرے لہجے میں عالمِ اسلام کو مخاطب کیا کہ "عیدِ قربان آئی اور گذر گئی۔ لیکن اے دُنیا کے پچاس کروڑ مسلمانو! سچ بتاؤ کہ تم نے اپنے دلوں میں وہ جذبۂ ایثار پیدا کیا ہے جو اس عیدِ قربان کا مطمحِ نظر تھا۔ تم میں سے کتنوں کے دل ہیں جو اسلام کی سربلندی کے لئے تڑپتے ہیں۔ ؟ تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے یہ عہد کیا ہے۔ کہ وہ تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہیں۔

وہ دیکھو! ایک نہایت چھوٹی سی اور بے حد غریب سی جماعت جو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پچیس لاکھ کی تعداد میں ہے۔ اس کے نمائندے عید سے چند روز قبل مرکز کی چھوٹی سی بستی میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اسی لاکھ روپے کا بجٹ بنا کر اٹھے ہیں۔ اگر تم سب اسی جذبۂ ایثار سے سرشار ہوتے تو آج یہ بجٹ اسی لاکھ کی بجائے اربوں روپیہ کا ہوتا۔ اور دنیا بھر میں اسلام کا ایک غلغلہ برپا ہو جاتا۔ لیکن تم خوابِ خرگوش میں ہو۔ اور صرف ظاہری رسوم کی بجا آوری پر مطمئن ہو۔ تم حقیقی عید منانے کے لئے ایک مرکزیت پر جمع ہو کر خدا کا نام دنیا میں بلند کرو۔ اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا امن پرور اور حیات آفریں پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دو۔"

ن۔ا۔گ

فارم اصل آمد

چونکہ موجودہ مالی سال ۳۰/۴/۶۶ کو ختم ہو رہا ہے اس لئے حسبِ دستور صیغہ ہذا کی طرف سے تمام موصیوں کو فارم اصل آمد اپریل کے وسط میں بھجوا دیئے جائیں گے ان فارموں کو ۳۰/۴/۶۶ کے بعد فوری طور پر پُر کر کے دفتر ہذا کو بھجوانا ضروری ہوتا ہے۔ تمام موصی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس میں سستی نہ کریں اور ۱۵؍مئی ۱۹۶۶ء تک فارم پُر کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دیں تاکہ ان کا سالانہ حساب اُن کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔ اگر فارم پُر ہو کر نہ آئے تو حساب موصی کو نہیں بھجوایا جا سکتا۔

بعض موصی کہہ دیا کرتے ہیں کہ سال کے شروع میں جو بجٹ جماعتوں کی طرف سے نظارت بیت المال کو جاتا ہے اس میں سے دیکھ لیا کریں۔ سو یاد رکھیں یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ موصی کا دارومدار اصل آمد پر ہے۔ تشخیص شدہ بجٹ پر نہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خطبہ جمعہ

اگر ہم نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ قربانیوں میں حصہ لیتے رہیں گے

تو

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہمارے قلوب میں بشاشت اور تسکین پیدا کرے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ر فروری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (توبہ ع ۱۳)

یعنی کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ انہوں نے نیک عملوں کو کچھ اور عملوں سے جو بُرے تھے ملا دیا۔ انہوں نے اپنے رب سے یہ امید رکھی کہ وہ ان کی توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اے رسولؐ اور وہ جو اس دنیا میں بطور اس کے اظلال کے پیدا ہوتے رہیں گے ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی

ترقی کے سامان

پیدا کرے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے ان آیات سے پہلے منافقوں کا ذکر ہے۔ جن سے بظاہر کچھ نیک کام بھی سرزد ہوتے ہیں اور بہت سی منافقانہ حرکتیں بھی ان سے ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ وہ بد یاں کرنے اور منافقانہ چالیں چلنے کے بعد اپنے

دل میں ندامت کا احساس پیدا نہیں کرتے بلکہ مردوا علی النفاق وہ اصرار کے ساتھ اپنے نفاق پر قائم رہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا معاملہ ان سے جداگانہ ہوگا۔ اور ان کے وہ اعمال جو دنیا کی نگاہ میں بظاہر نیک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ حاصل نہ کرسکیں گے۔ ان سے ملتے جلتے کچھ اور لوگ بھی ہیں جو حقیقی مومن ہیں۔ وہ بہت سے

اچھے نیک اور پاکیزہ اعمال

بجا لاتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ہی ان سے بعض خطائیں بھی سرزد ہوتی ہیں غلطیاں بھی ہوتی ہیں ان سے کبھی لغزش بھی ہو جاتی ہے اور ان کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ ایسے اعمال بھی شامل رہتے ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے واٰخر سیئاً کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ لیکن چونکہ ان کے دل میں نفاق نہیں ہوتا بلکہ ان کے دلوں میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اس لئے بدی کے ارتکاب کے بعد ان کے دلوں میں احساس ندامت پیدا ہوتا ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا اور اسی امید، توقع اور یقین کی بنا پر جب بھی ان سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے اور جب بھی کسی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ اپنے رب کی طرف لوٹتے ہیں۔ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور توبہ کے ذریعہ اس رب غفور کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول کرتا اور ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور ان کی خطاؤں کو مغفرت کی چادر کے نیچے چھپا لیتا ہے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لغزش ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جنہیں

کامل اور تام تزکیہ نفس

حاصل ہوتا ہے اور یہ بڑے پایہ کے اولیا، قطب اور غوث کہلاتے ہیں۔ لیکن نیکوں کی اکثریت ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو بشری کمزوری کے سبب اپنے اندر کچھ نہ کچھ خرابی رکھتے ہیں اور ان کے ذہنوں میں دنیا کی ملونی بھی ہوتی ہے اکثریت کے متعلق ہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ بے شک بندہ کمزور ہے۔ بے شک یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنے بندوں کے ساتھ شیطان بھی لگایا ہوا ہے جو انہیں ہر وقت ورغلاتا رہتا ہے اور باوجود ایمان کے وہ بعض دفعہ اس کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور اس کی بات کو مان لیتے ہیں۔ لیکن جونہی انہیں ہوش آتا ہے ان کے دل میں ندامت کا شدید احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی غلطی کو دیکھ کر تڑاپ اٹھتے ہیں وہ اپنے رب کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہم تیرے بندے ہیں لیکن شیطان نے بہکا لیا آئے تھے اور ہم سے کچھ گناہ سرزد ہو گئے ہیں۔ ہم تجھ سے امید رکھتے ہیں کہ تو ہمارے ان گناہوں کو معاف کر دے گا اور پھر نئے سرے سے ہمیں عبودیت کے اس مقام پر کھڑا کر دے گا۔ جس مقام کے لئے تو نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

گناہ کے متعلق یہ رکھنا چاہیئے

کہ یہ پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے جب دل کے اندر شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی وجہ سے غیر اللہ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور غیر اللہ کی محبت دنیا میں ہزاروں شکلوں میں ظاہر

ہوتی ہے کبھی بیوی بچوں کی محبت غلو اختیار کر جاتی ہے کبھی اموال کی محبت اپنی حدود کے اندر نہیں رہتی کبھی رشتہ داروں کی تیجے ہوتی ہے۔ کبھی قومی فخر نیکیوں کے رستہ میں حائل ہو جاتا ہے اور کبھی انسان اپنی بڑی عادتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہ سب چیزیں ایک ایسی محبت سے تعلق رکھتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی محبت نہیں کہلاتی۔ بلکہ غیر اللہ کی محبت کے نام سے اسے یاد کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ غیر اللہ کی محبت آہستہ آہستہ دلوں پر قبضہ کرلیتی ہے۔ پہلے ایک غلطی ہوتی ہے۔ پھر دوسری پھر تیسری۔ اسی طرح ایک کے بعد دوسری غلطی ان سے ہوتی رہتی ہے اور وہ دل جو خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور وہ دماغ جس میں خدا تعالیٰ کی محبت کے سوا کسی اور کی کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے تھی۔ وہ غیر اللہ کی محبت میں بُری طرح پھنس جاتا ہے اس طرح ان لوگوں کے دل، دماغ اور فطرت صحیحہ استقامت کے مقام سے ہٹ جاتی اور دور ہو جاتی ہے۔ لیکن استقامت اور ثبات قدم ایمان اور روحانی مدارج کے حصول کے لئے نہایت ضروری ہے

استقامت کے معنے ہیں

کسی چیز کو اس کے عین محل اور مقام پر رکھنا گویا وضع الشیٔ فی محلّہٖ کا نام ہی استقامت ہے یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ ہیئت طبعی کا نام استقامت ہے یعنی جس شکل اور جس رنگ میں اور جس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو پیدا کیا ہے اگر وہ طبعی حالت پر قائم رہے تو کہا جائے گا یہ چیز استقامت رکھتی ہے یا یہ چیز مستقیم ہے لیکن جب وہ چیز اپنی طبیعت اور فطرت کے تقاضوں سے دور چلی جائے یا وہ انہیں پورا نہ کر رہی ہو تو وہ چیز استقامت سے ہٹ جاتی ہے اور اسے مستقیم نہیں کہا جاسکتا اور جب کسی وہ چیز

اپنی فطرت پر قائم رہے یا وہ اپنی بناوٹ اور طبعی حالت کو قائم نہ رکھے۔ وہ اپنے اندر کمال ... پیدا نہیں کر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو ایک حد تک درجہ کمال حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہ جب پیدا ہوتی ہے۔

کمال کے حصول کی قوتیں

اس کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن اس میں کمال نہیں پایا جاتا۔ دنیا کی کسی چیز کو لے لو وہ ایک خاص زمانہ گذر نے کے بعد ایک خاص ماحول میں سے گزرنے کے بعد اور پھر ایک خاص تربیت کے بعد اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ درختوں کو ہی لے لو۔ ایک درخت لگایا جاتا ہے تو اُسے لگانے سے پہلے اس کے لئے زمین تیار کی جاتی ہے۔ اس درخت کے اندر نشوونما کی تو تیں رکھ دی ہیں مگر جب تک ان قوتوں کو بروئے کار نہ لایا جائے وہ اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتا اور ان قوتوں کو بروئے کار لانے کے لئے ہمیں اس کے لئے زمین کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ پھر یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ کوئی غیر چیز زمین کی اس قوت کو کھینچ کر نہ لے جائے جسے اس درخت نے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھا باغبان درخت کی جڑوں کے پاس سے ہمیشہ جڑی بوٹیاں اور گھاس نکالتا رہتا ہے اور تلائی کرتا رہتا ہے پھر اس درخت کے لئے ضروری ہے کہ اُسے وقت کے اندر پانی دیا جائے اور اگر کوئی درخت زمین سے نشوونما حاصل کر چکا ہوتا ہے اور اب اس میں مزید طاقت باقی نہیں رہتی جو وہ اس درخت کو پہنچائے تو باہر سے کھاد ڈالی جاتی ہے اسی طرح انسانی فطرت اسی وقت کمالات حاصل کرتی اور کر سکتی ہے جب اس کا ماحول اور اس فطرت کا رکھنے والا اپنی توجہ کو اس طرف رکھے کہ جس رنگ میں میرے رب نے میری فطرت صحیحہ کو پیدا کیا ہے۔ اسی رنگ میں ہی اُسے رکھیں ... اور بہت چیزیں اور جو باتیں اللہ تعالیٰ نے

فطرت صحیحہ کی نشوونما کے لئے

ضروری قرار دی ہیں ان کا خیال رکھوں اور استقامت کے مقام سے پرے نہ ہٹوں بلکہ جو چیز ہے وہ اسی طرح رہے جس طرح وہ بنائی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والی فطرت شیطانی وسوسوں کی طرف متوجہ نہ ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی ہر آواز پر لبیک کہتی ہے اور اُس کے حضور ہمیشہ جھکی رہے۔ تب وہ فطرت جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر بنانے اور اُسے عبودیت کا بلند مقام عطا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اپنے کمالات کو پہنچ سکتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ اکثر لوگ بعض اوقات نیکی کے رستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور وہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ کچھ بدیوں کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں۔ پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسے مومن کے لئے نجات کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جاتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں ایسے مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحمانیت سے یہ دروازہ کھولا ہے کہ جب بھی اس سے کوئی غلطی ہو وہ اس کا اقرار کرے اور پھر

پختہ نیت کے ساتھ یہ عہد کرے

کہ آئندہ وہ اس غلطی کا مرتکب نہیں ہوگا اور پھر پوری کوشش کرے کہ وہ مستقبل میں بھی ایسی غلطیوں سے بچتا رہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر اس خلوص نیت کے ساتھ تم توبہ کر کے میرے سامنے آؤ گے تو چونکہ میں غفور ہوں اس لئے تمہارے تمام گناہ معاف کر دوں گا اور جب اور جس قدر تم استقامت کے مقام سے ہٹ گئے تھے میں تمہیں پھر اسی مقام کی طرف لوٹا کر لے آؤں گا۔ کیونکہ جب گناہ معاف ہو گئے تو گنہ گار پوری طرح نیک بن گیا۔ گناہ نے اُسے استقامت کے مقام سے پرے ہٹا یا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُسے اُٹھا کر پھر صحیح مقام پر کھڑا کر دیا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات غفور اور تواب کی وجہ سے اور پھر انسان پر رحم کرتے ہوئے اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور وہ اپنے بندے سے کہتا ہے اے میرے بندے تم سے جب بھی کوئی غلطی ہو تم اس کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کرو۔ پھر ندامت کا احساس دل میں پیدا کرو۔ میرے حضور تضرع اور تذلل سے جھکو اور مجھ سے یہ امید رکھو عسیٰ ان یتوب علیھم کہ میں تمہاری توبہ قبول کر دوں گا۔

جب خدا تعالیٰ کی طرف سے

عسیٰ کا لفظ

بولا جاتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں تم یہ امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول کرے گا۔ یعنی یہ لفظ انسان کی امید پر دلالت کرتا ہے پس عسیٰ ان یتوب علیھم خدا تعالیٰ کہتا ہے اگر تم اس ذہنیت اور اس نیت کے ساتھ میرے سامنے آؤ گے تو میں تمہاری توبہ کو قبول کر لوں گا۔ اور تمہیں صراط مستقیم پر لا کھڑا کر دوں گا۔ تمہاری جو فطری اور طبعی حالت ہے وہ تمہیں حاصل ہو جائے گی اور اس طرح تم ان بلندیوں اور کمالات کو حاصل کر سکو گے جن کے حصول کے لئے میں نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ لیکن بلندیوں کا حصول محض ترک گناہ یا گناہوں کے معاف کر دیئے جانے کی وجہ سے نہیں ہو سکتا۔ ترک معاصی اور چیز ہے اور اعمال صالحہ بجا لانا بالکل اور چیز ہے پس ترک معاصی یا گناہوں کے معاف کر دیئے جانے کی وجہ سے انسان ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ گنہ گار نہ رہا۔ عاصی نہ رہا۔ اور یہ پہلا زینہ ہے روحانی ترقیات کا۔ لیکن

روحانی ترقیات کے حصول کیلئے

عملاً نیک کاموں کا بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح جہاں اللہ تعالیٰ نے پہلے آیت میں اپنی صفات غفور۔ تواب اور رحیم کو پیش کر کے انسان کو گناہوں کے بخشش دینے کا یقین دلایا۔ وہاں اس کے ساتھ ہی فرمایا خذ من اموالھم صدقۃ تو ان کے اموال میں سے صدقہ لے۔ اور ان دونوں آیات کو آگے پیچھے لانے سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ روحانی ترقیات کے لئے ترک معاصی کافی نہیں۔ اس لئے کہ مثلاً دنیا میں ہزاروں قسم کے جانور ایسے ہیں جن میں سے کسی کے متعلق بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ گنہگار ہے۔ زمیندار اپنے گھروں میں بھیڑ بکریاں بھی رکھتے ہیں۔ گائے اور بیل بھی رکھتے ہیں۔ ......

...... بھینسیں اور بھینسے بھی رکھتے ہیں۔ اونٹ بھی رکھتے ہیں۔ غرض مختلف قسم کے جانور ان کے پاس ہوتے ہیں ......

...... مگر کبھی کسی زمیندار نے باوجود اس کے کہ جانور گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے یہ نہیں کہا کہ فلاں جانور ان معنوں میں جن میں انسان کو گنہ گار کہا جاتا ہے) گنہ گار ہے یا فلاں جانور گنہ گار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے لئے

قانون ہی ایسا بنایا ہے

کہ انہیں گناہ کرنے کی آزادی دی ہی نہیں۔ وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کرتے ہیں۔ گناہ نہیں کرتے پس جہاں تک ترک معاصی کا سوال ہے یہ کمال ہر جانور کے اندر پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم یہ نہیں کہتے اور نہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بہت بڑا اور بلند روحانی کمال رکھنے والے ہیں۔ کسی گائے یا بھینس کو یا کسی بکری اور بھیڑ کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ اس میں بڑی روحانیت ہے کیونکہ اس سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ پس اگر انسان صرف اسی مقام پر ٹھہر جائے کہ میں نے ساری عمر کوئی گناہ نہیں کیا۔ تو وہ یہ دعوے تو کر سکتا ہے کہ میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں جہاں تک دنیا کے لاکھوں اور کروڑوں اونٹ گدھے بیل گھوڑے بھیڑ اور بکریاں اور دوسرے جانور پہنچے ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ دعویٰ کا وہ سزاوار نہیں۔ غرض روحانی مدارج کے حصول کے لئے گناہوں کو ترک کرنے کے علاوہ انسان کو بہت سے نیک کام بھی کرنے پڑتے ہیں اور ان نیک اعمال کو بجا لانے کے بعد ہی انسان

اللہ تعالیٰ کی رضا

کو حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اے رسول تو ان مومنوں کے اموال میں سے صدقہ لے۔ اموال مال کی جمع ہے۔ عام طور پر اس کے معنے روپیہ اور پیسہ کے کئے جاتے ہیں لیکن عربی زبان میں اس کے معنے ملکیت یعنی ہر اس چیز کے ہوتے ہیں جو کسی کے ملک میں ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں اس لئے قائم کیا ہے کہ انسان اپنے مقصود کو حاصل کر لے اور اپنے محبوب اور مطلوب کے ساتھ اس کا رشتہ پختگی کے ساتھ قائم ہو جائے اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا اور حاصل کرنے والا ہو۔ اور اس کے لئے اے رسول ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم مومنوں کے لئے ہمیشہ قربانی کے منصوبے بناتے رہا کرو۔ خذ من اموالھم صدقۃ۔ صدقہ اس مال کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اس نیت اور اس امید کے ساتھ خرچ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اُسے قبول کرے گا۔ اور اس کی وجہ سے قرب کی راہیں اس پر کھول دے گا۔ پس فرمایا۔ اے رسول تم ان مومنوں کے اموال ...... میں سے صدقہ لو یعنی ان کی روحانی اور دنیوی ترقیات کے لئے ہمیشہ قربانی کے منصوبے بناتے رہا کرو تزکیھم تاکہ یہ بڑھیں اور ان کے اندر طاقت، قوت اور کثرت پیدا ہو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ...

اس حکم کے ماتحت حسب ضرورت اور ان حالات میں جو اللہ تعالیٰ نے انسان اور اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کرتا تھا۔ مسلمانوں کے لئے

قربانی کی ایک سکیم اور منصوبہ

تیار کرتے تھے اور انہیں بتایا کرتے تھے کہ اگر ہم اس سکیم کو عمل کریں گے تو اسلام کو قوت اور طاقت حاصل ہوگی اور ہمیں اس کے نتیجہ میں ... مدارج ملیں گے پس جنگوں کے حالات ... جو پیدا ہوئے۔ یا اس کے علاوہ جو دوسرے حالات خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کئے ہر بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا ایک منصوبہ بنایا اور مسلمانوں کو کہا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو تمہارے اموال کی ضرورت ہے یا اس اللہ تعالیٰ کو تمہارے اوقات کی ضرورت ہے یا اس وقت اللہ تعالیٰ کو تمہاری جانوں کی ضرورت ہے۔ آؤ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال۔ اپنے اوقات اور اپنی جانیں پیش کرو تا تم اس مقصد کو حاصل کر سکو۔ جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اور جس کے حصول میں مدد دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام جیسے خوبصورت حسین۔ کامل اور مکمل مذہب کو دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھیجا ہے

خذ من اموالھم صدقۃ

میں خذ امر کا صیغہ ہے اور اس کے مخاطب خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن

ہم یقین رکھتے ہیں

کہ آپ قیامت تک کے لئے ایک زندہ وجود ہیں اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ قیامت تک اپنی حکمتِ بالغہ سے آپ کے ایسے اظلال پیدا کرتا رہے گا (جیسا کہ وہ آج تک پیدا کرتا چلا آیا ہے) جو آپ کی کامل اطاعت کامل محبت اور آپ میں کامل فنا ہونے کی وجہ سے گویا ایک طرح آپ ہی کا وجود بن جاتے ہیں۔ پس اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان اظلال کو بھی جو آئندہ پیدا ہونے والے تھے (اور ان میں مجددین۔ اولیاء امت اور خلفاء سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ امتِ مسلمہ میں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو آپ کی کامل متابعت اور فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے آپ کا ظل ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی وہ آپ کے ظل ہیں) مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ خذ من اموالھم صدقۃ تم امت مسلمہ کی ترقی کے لئے اور مومنوں کو روحانی بلندیوں تک پہنچانے کے لئے قربانیوں اور ایثار کے منصوبے تیار کرتے رہو۔ اور ان کی ملکیتوں میں سے ایک حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا ہمیشہ انتظام کرتے رہو تا وہ ان روحانی مدارج تک پہنچتے رہیں جن تک وہ اسلام کی اتباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نتیجہ میں پہنچ سکتے ہیں۔

پھر خذ من اموالھم صدقۃ میں

ایک بشارت بھی ہے

اور وہ یہ کہ اسلام نے آزادیٔ ضمیر پر بڑا زور دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے اور بار بار ہمیں فرمایا ہے کہ جبر سے حاصل کردہ اموال یا مجبور ہو کر دی جانے والی قربانیاں خدا تعالیٰ کی نظر میں کوئی قدر نہیں رکھتیں۔ نہ وہ انہیں قبول کرتا ہے اور نہ ان کے نتیجہ میں روحانی فیوض حاصل ہوتے ہیں۔ پس اس آیت میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پھر ایک حد تک آپ کے اظلال کو بھی ایسی جماعتیں عطا کرتا رہے گا جو بشاشت اور خوشی کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی راہ میں

اپنے اموال قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گی اور اس بشارت کو ہم ہر صدی اور ہر زمانہ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ہماری جماعت کو ہی دیکھ لو۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل ظل تھے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے دراصل مجھے پہچانا ہی نہیں۔ کیونکہ جس طرح

ایک شخص کی تصویر لی جاتی ہے

یعنی تصویر کا جسم پر اتارا جاتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام صفات کو اپنے اندر سمیٹ لیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھیں اور اپنا سارا وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کے وجود میں کلیۃً فنا کر دیا تھا اور کوئی بینا آنکھ ان دو وجودوں میں فرق نہیں کر سکتی۔ بالکل اسی طرح جس طرح وہ آگ اور لوہے میں فرق نہیں کر سکتی جو آگ میں پڑ کر خود آگ بن جاتا ہے حالانکہ وہ آگ نہیں ہوتا بلکہ لوہا ہوتا ہے لیکن اس میں آگ کی تمام خوبیاں اور صفات پیدا ہو جاتے ہیں اور دیکھنے والی آنکھ اُسے آگ کا شعلہ ہی خیال کرتی ہے لیکن حقیقت اس کے سوا ہوتی ہے وہ آگ کا شعلہ نہیں لوہے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نفس پر کامل اور مکمل فنا طاری کی اور اپنے وجود کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں

مدغم کر دیا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہونے کی وجہ سے خذ من اموالھم صدقۃ کے ماتحت آپ نے بھی جماعت کے لئے مالی قربانیوں کے منصوبے تیار کئے۔ آپ نے بھی جماعت سے قربانیاں لیں اور اس کی ایسے رنگ میں تربیت کی کہ وہ ہر موقع پر بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتی چلی آئی۔ پھر آپ کے وصال کے بعد جو لوگ مقامِ خلافت پر فائز ہوئے ان کے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس بشارت کو نمایاں طور پر پورا کیا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ کو دیکھ لو

آپ نے مختلف اوقات میں باوجود اس کے کہ جماعت پہلے مالی قربانیاں پیش کر رہی تھی۔ اس کے سامنے کئی نئی سکیمیں رکھیں اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں پورا کرے۔ اور ہم نے دیکھا کہ جماعت بشاشت اور خوشی کے ساتھ چھلانگیں لگاتی ہوئی آپ کی طرف دوڑی۔ اور ہنستے ہوئے اس نے اپنے مزید اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیئے۔ وصیت کا چندہ دینے والوں نے تحریک جدید کے چندہ میں بھی بشاشت اور خوشی کے ساتھ حصہ لیا۔ تحریک جدید کا چندہ دینے والوں نے

وقفِ جدید کے چندوں

میں بھی خوشی اور بشاشت کے ساتھ حصہ لیا پھر تحریک جدید اور وقفِ جدید کے سوا دوسرے لازمی چندے دینے والوں نے ان چندوں میں بھی بڑی بشاشت سے حصہ لیا جو محض وقتی نوعیت کے تھے مثلاً باہر کے ملکوں میں مساجد کی تعمیر کی ہے

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں

ہماری بہنوں نے ہی دنیا کو بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے اور رہتی دنیا تک ایک مومن کے دل میں ان کا نام بڑے فخر کے ساتھ یاد رہے گا اور مومنوں کی دعائیں انہیں ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں گی۔ ابھی پچھلے جمعہ میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ اگرچہ جماعت قربانیوں میں ہر سال پہلے کی نسبت ترقی کرتی ہے لیکن وعدے لکھوانے میں بعض دفعہ سستی کرتی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف خود نقصان اٹھاتی ہے بلکہ مرکز کو بھی پریشان کرتی ہے چنانچہ اس سال بھی اس نے تحریک جدید کے وعدے لکھوانے میں سستی کی ہے جس سے مرکز پریشانی کا شکار ہو رہا ہے۔

پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (اور ان کے ان اظلال کو بھی جو آپ کے بعد ہونے والے تھے) مخاطب کر کے ... ہے کہ قربانی کرنے والوں کے ... دعا بھی کر۔ کیونکہ تیری دعا اُن کے لئے تسکین کا موجب ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ مومنوں کے لئے اس میں

بہت بڑی بشارت

ہے۔ اور وہ بشارت یہ ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دوگے اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی وہ چیزیں پیش کرو گے جن کے تم حقیقی مالک ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی عطا میں سے وہ تمہارے لئے ہی مخصوص کی گئی ہیں اور پھر تم انہیں بڑی خوشی اور بشاشت سے پیش کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری ان قربانیوں کو قبول کرے گا۔ اور نہ صرف وہ تمہاری قربانیوں کو قبول کرے گا بلکہ اس نے تمہارے لئے دعاؤں کا ہمیشہ بہنے والا اور کبھی بھی خشک نہ ہونے والا دریا جاری کر دیا ہے۔ کیونکہ اُس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ تم مومنوں کے لئے

ہمیشہ دعا کرتے رہو

کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کا ... بدلہ ہی نہ دے بلکہ اپنی رحمانیت ... صفت کے ماتحت ان کے ثواب میں ہر آن اور ہر لحظہ زیادتی کرتا چلا جائے اور اپنے قرب کی راہیں ان پر ہر وقت کھولتا رہے۔ اور ان دعاؤں کے ... وہ انہیں بلند سے بلند تر مقام کی ... لے جاتا چلا جائے۔ پس یہ کتنی بڑی بشارت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ... کی ہے اس نے خود فرمایا ہے۔ ... اگر تم اللہ کی راہ میں ... قربانیاں پیش کرو گے تو وہ

نہ صرف انہیں قبول کرے گا۔ بلکہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کام پر لگا دیا ہے کہ آپ ہمارے لئے دعائیں کریں۔ اللہ آپ کی دعاؤں کو قبول کر کے اپنی رحمانیت کے تحت ہر وقت ان کے ثواب میں بڑھوتی کرتا چلا جائے گا۔

پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ قیامت تک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظلال

نے بھی ہمیشہ اور ہر وقت موجود رہنا ہے اس لئے ان کو بھی یہ حکم ہے کہ تم جس جماعت پر مقرر کئے گئے ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو۔ چنانچہ اسی حکم کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین مجددین اور اولیائے اُمت اپنے لئے اتنی دعائیں نہ کرتے تھے۔ جتنی دعائیں انہوں نے اُمتِ مسلمہ کے لئے کیں۔ اور اب جماعت احمدیہ کے خلفاء بھی اپنے لئے اتنی دعائیں نہیں کرتے (یا نہیں کرتے رہے) جتنی دعائیں وہ احمدی بھائیوں کے لئے کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور اس امید اور یقین سے دعا کرتے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں مومنوں کے دلوں میں تسکین پیدا کرے گا۔ پھر ہمارا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے پُر ہو جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری حقیر دعاؤں کے نتیجہ میں واقعہ میں مومنوں کے

دلوں میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے

اور جماعت کے افراد کے سینکڑوں خطوط اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ ان صلوٰتک سکن لھم کو پورا کر رہا ہے۔ کبھی وہ ہماری دعاؤں کو قبول کر کے مومنوں کے دلوں میں تسکین کے سامان پیدا کرتا ہے اور کبھی وہ مومنوں کو قوتِ برداشت عطا کر کے ان کے لئے تسکین کے سامان مہیا کرتا ہے۔ بہر حال وہ ان کے دلوں میں تسکین کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

پس ان آیات میں جن باتوں کی

اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے

وہ باتیں ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہئیں۔ پہلی بات جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ان آیات میں بتائی ہے یہ ہے کہ مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ منافق بھی غلطی کرتا ہے اور مومن بھی غلطی کرتا ہے لیکن منافق غلطی کرتا ہے تو اس پر اصرار کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ مردوا علی النفاق وہ نفاق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس کے لئے ان کے دل میں ندامت کا احساس پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کے مقابلہ میں جب مومن کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کے دل میں ندامت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ توبہ کے ذریعہ اپنی غلطی معاف کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اُس کو اس معصوم بچے کی طرح بنا دیتا ہے جو ابھی ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والا توبہ کرنے کے بعد (اگر اس کی توبہ قبول ہو جائے) ایسا ہی ہے جیسے اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اس سے کوئی غلطی سرزد ہی نہیں ہوئی پس

وہ شخص جو توبہ کر لیتا ہے

اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے وہ ویسا ہی معصوم بن جاتا ہے جیسا کہ ایک نوزائیدہ بچہ۔ غرض مومن کو توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھٹکھٹاتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن کے دل میں رجا ہوتی ہے وہ یہ امید اور توقع رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا۔

دوسرے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ

محض ترک معاصی کافی نہیں

اگر تم میری رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہو یا تمہیں میرے قرب کی تلاش ہے۔ تو تمہیں نیکی کی راہیں اختیار کرنا پڑیں گی اور خلوصِ نیت کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے پڑیں گے اور یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعہ تم میری بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کے قابل ہو سکتے ہو۔

پھر ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت بھی دی ہے کہ اگر تم نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ (نفاق کے ساتھ نہیں) میرے قائم کردہ سلسلہ اور جماعت میں رہتے ہوئے ان تحریکوں میں جو میں جاری کروں شامل ہو گے تو نہ صرف میری طرف سے تمہارے

دلوں میں بشاشت پیدا کی جائیگی

اور تمہارے لئے یہ قربانیاں دوبھر محسوس نہیں ہوں گی۔ بلکہ تم بڑی بشاشت کے ساتھ اور ہنسی خوشی ان قربانیوں کو کرو گے اور اس کے بدلہ میں تمہیں دو چیزیں ملیں گی۔ ایک تو میں تمہاری قربانیوں کو قبول کر کے اپنی رضا تمہیں دوں گا۔ دوسرے میں نے اپنے بعض بندوں کو تمہارے لئے دعا کرنے کے لئے مقرر کر چھوڑا ہے میں ان کی دعا کو قبول کر کے اپنی رضا کو تمہارے لئے ہر دم اور ہر لحظہ بڑھاتا چلا جاؤں گا اللہ تعالیٰ ہمیں اس تعلیم پر عمل کرنے اور اسے یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو ان آیات قرآنیہ میں بیان کی گئی ہے۔ اور پھر سارے قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اگرچہ وہ لوگ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں جو کلی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرتے ہیں۔ اور کلی طور پر اپنے وجود کو فنا کر دیتے ہیں لیکن

ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے

اور پھر یہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں میں ہمیں بھی شامل کر لے۔

وباللہ التوفیق

(الفضل ۲-۳/۶۶)

یادِ رفتگان

مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم ساکن ہمغرڈہ کشمیر

از مکرم عبد الحمید صاحب محمود کشمیر فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اسلام آباد کشمیر

میرے والد صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب قریشی ساکن ہمغرڈہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہیچہ مرگ کشمیر مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۲ر ماہ صیام انتقال فرما گئے صرف دو دن قبل یعنی مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۰ر ماہ صیام ہماری والدہ محترمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دونوں نے پون صدی سے زیادہ عمر پائی۔ دونوں نے زاہدانہ اور عابدانہ زندگی بسر کی۔ اور رفاقت زندگی کے ساتھ رفاقت رحلت بھی پائی۔

والد صاحب گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ گو کہ جماعت احمدیہ ہیچہ مرگ کے بانی تھے۔ اس لئے ایک غیر احمدی صاحب نے نماز جنازہ کی تجویز کے متعلق پوچھا تو بڑی غیرت سے فرمایا کیا خدا تعالیٰ نے آخری وقت میں میری رفاقت چھوڑ دے گا۔ اپنی تجہیز و تکفین کے سامان مکمل کئے خاکسار کو لانے کے لئے آدمی بھیجا۔ صدقہ خیرات وغیرہ کا خود انتظام فرمایا اطمینان کر لیا کہ کسی کا کچھ قرضہ نہیں ہے۔ کمزوری اور رفیقۂ حیات کی جدائی کے صدمہ کا خیال کر کے لواحقین نے اکیسواں روزہ کھلوا دیا۔ فرمایا روزہ کھولنے سے دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ یہ آخری اظہار جذبات تھا۔ پھر سنبھل گئے۔ اور مشغول ورد کلمہ رہے حتی کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت والدہ صاحبہ رضی کی عمر ۷۲ سال اور والد صاحب رضی کی عمر [illegible] سال تھی۔

پسماندگان میں تین لڑکے مکرم عبد المجید صاحب ناصر۔ خاکسار اور مکرم عبد الکریم ہیں۔ ۵ لڑکیاں پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں ہیں۔ تین دن کے اندر یہ دوسرا صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

صرف ایک ماہ قبل جب میں حاضر خدمت ہوا۔ تو آخری نصیحت پیر پرستی اور قبر پرستی کے خلاف جہاد کی کی تھی۔ اور دو کتب مطالعہ کے لئے عطا فرمائی تھیں۔

تین دن کے اندر اندر "ماں" اور "باپ" دونوں کے دستِ شفقت سے محرومی کچھ معمولی صدمہ نہ تھا۔ یہ محض اُن کی صبر و تحمل کی تلقین کا اور ورد کلمہ کا اثر تھا کہ اپنی ذمہ داری کے احساس نے جھنجھوڑا اور ہوش و حواس درست کروا دیئے۔

والد صاحب کو قبولِ احمدیت کی سعادت اور شرف صدر خلافتِ اولیٰ کے دور میں ہوا۔ لیکن بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بالمشافہ کی۔ (باقی [illegible] پر)

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے زیرِ اہتمام

جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(مرتبہ مکرم محمد عمر صاحب مولوی فاضل رکن وفد)

(قسطِ اوّل)

سالہائے گذشتہ کی طرح نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے امسال بھی جنوبی ہند کے تبلیغی و تربیتی دورے کا پروگرام مرتب فرمایا۔ تاکہ اسلام اور احمدیت کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور جماعت احمدیہ کے عقاید اور احمدیت کا پیغام اس قطعۂ زمین میں پہنچایا جائے نظارت کی طرف سے علماء کے وفد میں شامل ہونے کی سعادت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ شیموگہ اور خاکسار محمد عمر مبلغ حیدرآباد کو حاصل ہوئی۔ اس وفد کا امیر محترم الحاج سیٹھ محمد الدین صاحب امیر جماعت ہائے حیدرآباد و سکندرآباد کو تجویز فرمایا گیا جلسوں کی تیاری کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تمام جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کو مطلع کیا گیا اور اخبار بدر میں بھی جلسوں کا پروگرام شائع کر دیا گیا۔

پروگرام کے مطابق مبلغین کرام مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو یادگیر پہنچے چونکہ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چند مہینوں سے علیل چلے آرہے ہیں اسلئے انہوں نے اس وفد کی قیادت سے معذرت فرمائی اور اپنی جگہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کو امیر وفد مقرر فرمایا۔

تیماپور سب سے پہلا جلسہ تیماپور میں مقرر کیا گیا تھا۔ اسلئے اراکین وفد مع مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر نیز اور مکرم برادرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری یادگیر سے ۴ بجے شام بذریعہ کار اور جیپ کار روانہ ہوئے اور شام چھ بجے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ وفد کے قیام کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب وکیل کے مکان میں انتظام کیا گیا تھا۔ ہمارے وہاں پہنچنے کے بعد شہر کے بعض وکلاء اور معززین تشریف لے آئے۔ تعارف کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا جس میں احمدی اور غیر احمدی کے درمیان اختلافی مسائل وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود۔ اسلام کا اقتصادی نظام اور وغیرہ پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اس کے بعد مقامی جماعت کے بعض مسائل پر غور و خوض کیا گیا پھر طعام وغیرہ سے فارغ ہو کر وفد بذریعہ کار جلسہ گاہ پہنچا۔

جلسہ گاہ نہایت خوبصورت جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹ وغیرہ سے خوب سجائی گئی تھی۔ جلسہ گاہ کے گیٹ پر ہمارے پہنچتے ہی اھلاً و سھلاً و مرحبا، نعرہ تکبیر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے نعروں سے اور پھول کے ہاروں سے استقبال کیا گیا۔

اس دورے کا پہلا جلسہ شام ساڑھے ۹ بجے زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد شروع ہوا۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ یہ جلسہ اس عظیم الشان مصلح اعظم کا روحانی پیغام سنانے کے لئے منعقد کیا گیا ہے جس نے اس زمانہ کا امام ہونے اور مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا۔

پیغام اس تقریر کے بعد مکرم صاحب صدر نے سیدی حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا

"جنوبی ہند کے علاقہ میں بسنے والی اقوام کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض و غایت اور آپ کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے اور آپ نے پُر زور دلائل سے عالم اسلام کو اس یقین سے پُر کر دیا ہے۔ اور دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اسلام کا خدا زندہ اسلام کا رسول زندہ۔ اسلام کی کتاب زندہ ہے۔ اس لئے اسلام سے ہی وابستگی میں زندگی ہے۔ اور اسلام میں ہی نجات دارین اور قلبی و ذہنی تسلی مضمر ہے۔

ان مقاصد عالیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے احمدیہ مشن جنوبی ہند کی طرف سے ہر سال اس علاقہ کی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ امسال ان جلسوں کی ابتداء علاقہ یادگیر سے کی جا رہی ہے

میں خود تو اگرچہ مرکزی مصروفیات اور پھر ابتداء اپریل میں کلکتہ۔ اڑیسہ۔ بہار کی بعض جماعتوں میں دورہ کا پروگرام مرتب ہو جانے کی وجہ سے جنوبی ہند کے تبلیغی و تربیتی دورہ میں شمولیت سے قاصر ہوں لیکن دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے ذریعہ اس علاقہ میں ایک نئی حرکت اور بیداری پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو جلد از جلد حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہونے کی توفیق بخشے اللہ تعالیٰ منتظمین۔ مقررین اور جماعتوں کی نصرت و تائید فرمائے اور ان کو خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام احباب جماعت اور حاضرین جلسہ کو میری طرف سے سلام اور پُر خلوص جذبات محبت و عقیدت تحفہ پیش ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۲-۳-۶۶

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلی تقریر خاکسار کی بعنوان "جماعت احمدیہ کے عقاید" ہوئی جس میں نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد پیش کرتے ہوئے احمدی اور غیر احمدیوں کے درمیان جو فروعی اختلافی مسائل ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات، نزول مسیح کی حقیقت اور ختم نبوت کی حقیقت وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔

میری تقریر کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے ایک مدعی ماموریت من اللہ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے قرآن کریم میں جو معیار موجود ہیں، ان میں سے بعض کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کئے۔ آپ نے موجودہ زمانہ کی ضلالت کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ آج زمانہ پکار رہا ہے کہ

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

اس تمہید کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آپ کے نشانات نمایاں اور اس میں کامیابی اور مدعی نبوت کا طول العمری خدا تعالیٰ کی آپ پر تائید و نصرت وغیرہ امور بیان کر کے آپ کی صداقت بیان فرمائی۔

قریشی عبداللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی تقریر ہوئی۔ بعض احباب کی خواہش کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے اسلام اور اقتصادی نظام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے موجودہ دنیا کے اقتصادی اور معاشی حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آج دنیا معاشی مسائل کے حل کے لئے پریشان ہو رہی ہے اور وہ مختلف قسم کے منصوبے بھی ترتیب دیتی رہی ہے۔ مثلاً جہاں اب غذائی مسائل میں ہم اُلجھ رہے ہیں وہاں خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ منصوبے سر اُبھار رہے ہیں۔

آپ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ جو خالق و مالک اور رزاق ہے یہ فرماتا ہے کہ وما من دابۃٍ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کہ تمام مخلوقات کو رزق پہنچانے کا ذمہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ دیکھو تم اپنی زندگی کو بہشتی زندگی بنا سکتے ہو۔ بشرطیکہ تم تمام برائی اور انکار ہستی باری تعالیٰ کی نافرمانی کے درخت کے پاس مت پھٹکو۔

باوجود اس حکم خداوندی کے انسان۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انسان کے رزق کو تنگ سے تنگ کر دیا ہے۔

اسلام نے معاشی مسئلہ کا واحد حل یہ بیان فرمایا کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکے تو اس کے لئے زمین و آسمان وسیع سے وسیع کرتا رہے گا۔ اور اسے بھوکا نہ رکھے گا اور بے گھر اور بے وطن نہیں رہنا پڑے گا۔

اس کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے یہ ثابت فرمایا ہے کہ جس طرح انسان کے جسمانی ارتقاء کے لئے تمام کائنات عالم کو پیدا کیا اسی طرح اس کی روحانی ارتقاء کے لئے نظام روحانیت

کا قیام فرمایا۔ آپ نے انسان اور حیوان کے مابین فرق و تمیز بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس فرق کو واضح کر کے انسان کو انسانیت کے صحیح مقام پر کھڑا کرنے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و مرسلین آتے رہے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بعض اختلافی مسائل نہایت عمدہ پیرائے میں بیان فرمائے۔ اس کے بعد یہ جلسہ رات کے بارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن صبح ۱۰ بجے مکرم مبارک احمد وکیل کے مکان میں جماعت احمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں جہاں مختلف جماعتی امور پر غور و خوض کیا گیا وہاں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ تنیا پور میں ایک مسجد احمدیہ کی تعمیر کی جائے۔ اس سلسلہ میں اخراجات کا تخمینہ اور چندہ وغیرہ کے بارہ میں مشورہ کیا گیا۔ اس طرح بعض ضروری امور کا تصفیہ اور فیصلہ فرمایا۔

دیلودرگ ہمارا قافلہ دن کے بارہ بجے بذریعہ جیپ کار تنیاپور سے ۴۰ میل دور ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت طے کر کے دیلودرگ پہنچا۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد سات چار بجے تا چھ بجے جماعت کے تربیتی اور اصلاحی مسائل پر غور و فکر کیا گیا۔

یہاں کا جلسہ ٹھیک آٹھ بجے شب مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مولوی رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی شریف احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

اس کے بعد خاکسار نے زندہ خدا کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا کہ اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے۔ جو زندہ خدا کا تصور دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے جو اب بھی بولتا سنتا اور دیکھتا ہے جس طرح زمانہ قدیم میں بولتا اور دیکھتا تھا۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی زندگی کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو بتایا اور بے شمار نشانات دکھائے۔ اس زمانہ میں جبکہ خدا تعالیٰ کا تصور صرف ایک خیالی فلسفہ اور ایک موہوم سا خیال بن گیا ہے۔ احمدیت ہی وہ واحد تحریک ہے جو ایک زندہ خدا پیش کرتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کو اس بات کا چیلنج کیا کہ خدا تعالیٰ میرے اور میری جماعت کے ساتھ ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے مختلف دلائل و براہین بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی تقریر بعنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی۔ اور آپ کی ابتدائی اور انتہائی حالت۔ آپ کے متعلق سابق کتب کی پیشگوئیاں۔ آپ کے کارنامے اور آپ کی کامیابی وغیرہ امور پر نہایت مؤثر رنگ میں تقریر فرمائی۔

مکرم عبد الغنی صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے شان خاتم النبیین کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام و منصب کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے بہت کوشش کی ہے اور کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام نبوت کو سمجھانے کے لئے آئے ہیں۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ ختم نبوت کے یہ معنے نہیں کہ نبوت ہمیشہ کے لئے ختم اور بند ہو چکی ہے۔ نبوت ایک رحمت خداوندی ہے اس نعمت کو بند کرنے کے لئے نبی کریم صلعم تشریف نہیں لائے تھے۔ وہ انسان جس کی آمد سے ایک مقدس و متبرک اور روحانی نعمت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے تو اس انسان کو کس طرح مقدس و مبارک وجود کہا جا سکتا ہے اور اس رحمۃ للعالمین کے متعلق کہنا پڑے گا کہ آپ نے رحمت کے دروازہ کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔

اس کے بعد آپ نے ختم نبوت کے تعلق سے جماعت احمدیہ کا مسلک وضاحت سے بیان فرمایا۔

اس تقریر کے بعد محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے ان ہر سہ مضامین یعنی زندہ خدا۔ شان خاتم النبیین اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختصر مگر مدلل رنگ میں روشنی ڈالی۔

بعدہٗ یہ جلسہ رات کے ۱۱½ بجے کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن ۱۲ر اپریل کو صبح آٹھ بجے احمدیہ دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ایک تربیتی اجلاس بلایا گیا۔ اور مقامی جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والے بعض مسائل پر غور کیا گیا۔ اور بعض فیصلہ جات کئے گئے۔ نیز محترم مولوی صاحب نے دیر تک تربیتی و اصلاحی امور پر تلقین فرمائی۔

اس تربیتی اجلاس کے بعد ۱۰½ بجے یہاں سے ۳۵ میل دور رائچور کے لئے ہمارا تبلیغی وفد روانہ ہوا۔ اور قریباً ۱۲½ بجے رائچور پہنچا۔

(باقی آئندہ)

یاد رفتگان (بقیہ صفحہ ۶)

اس کے بعد چار لڑکیاں ہوئیں۔ بائیکاٹ اور مخالفت انتہا کو پہنچی تو اولاد نرینہ کے لئے دعا کی تجیے قادیان میں تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے تین لڑکے عطا فرمائے۔ جنہیں تعلیم کے لئے ۱۹۲۹ء میں قادیان لے گئے۔ اور اپنی بڑی لڑکی کی شادی بھی قادیان میں خلافت جوبلی ۱۹۳۹ء پر میاں عبد اللطیف صاحب (رسال لاہور) برادر مولوی محمد تقی صاحب محلہ دار الرحمت قادیان کے ساتھ کر کے قادیان کے ساتھ تعلق کو دینی کے ساتھ دنیاوی رنگ میں بھی مکمل کر دیا۔ کم گو۔ قانع۔ نفس النفس اور متوکل علی اللہ تھے۔ نماز تہجد میں ناغہ نہ کرتے تھے۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ ایک روز نماز اشراق اور دوسرے روز نماز چاشت بپابندی ادا کرتے تھے۔

نماز جنازہ میں احباب جماعت احمدیہ ہیچہ مرگ۔ غیر احمدی احباب اور دیگر احباب شامل ہوئے بزرگان اور دیگر احباب کی طرف سے تعزیت کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے بزرگان سلسلہ افراد خاندان اقدس۔ درویشان کرام اور جملہ احباب سلسلہ سے مرحومین و مغفورین کے حق میں بلندی درجات اور مغفرت کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے مقربین میں جگہ دے۔ آمین۔ اور ہمیں صبر جمیل اور سچے احمدی بننے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

خاکسار

عبد الحمید محمود۔ کشمیر فارسٹ ڈیپارٹمنٹ۔

اسلام آباد

درخواست دعا

میری نسبتی بہن نے P.U.C کا امتحان دیا ہے۔ میرا ایک نسبتی بھائی اعلیٰ تعلیم کے لئے ہنگری جا رہا ہے۔ میری دو بچیوں نے میٹرک اور مڈل کا امتحان دیا ہے۔ ان سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز میں کچھ مشکلات سے دوچار ہوں ان مشکلات کے ازالہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد سعید قادیان

ولادتیں

۱۔ مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب درویش کے ہاں گزشتہ ہفتے توام بچے پیدا ہوئے لڑکا چند گھنٹے زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ لڑکی زندہ ہے۔ بچی کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔

۲۔ مکرم مستری محمد یوسف صاحب کھوڑہ مقیم قادیان کے ہاں ۳ر اپریل کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ یہ ان کا دوسرا بیٹا ہے۔ (موجودہ بیوی سے) نومولود کی صحت۔ درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(ادارہ)

مالی سال ختم ہو رہا ہے

صیغہ ہذا کی طرف سے ایسے تمام موصیوں کو جن کے ذمہ بقایا ہیں۔ یا جن کی طرف سے موجودہ مالی سال میں حصہ آمد کا چندہ کم وصول ہوا ہے۔ انفرادی طور پر خطوط کے ذریعہ سے توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ اپنے ذمہ واجب الادا رقوم وسط اپریل تک ادا فرما دیں تاکہ ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔

اس اعلان کے ذریعہ سے پھر درخواست کی جاتی ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر ہذا کی یاددہانی کی طرف توجہ دیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ایک غیر احمدی دوست کے

بعض سوالوں کے جوابات

مکرم مولوی کلیم اللہ صاحب ساکن چکوا ضلع مظفرپور بہار نے بعض سوالات بھجوائے تھے۔ اور اس خواہش کا قیام قادیان کے دوران اظہار بھی فرمایا تھا۔ کہ وہ اپنے وطن واپس جا رہے ہیں۔ ان سوالوں کے جوابات مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ مظفرپور بہار سے تیار کروائے جائیں۔ لہٰذا ان کی خواہش کے مطابق جوابات مولوی صاحب موصوف سے تیار کروا کر نظارت ہذا بغرض افادہ عام اخبار بدر میں قسط وار شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے اور جوابات کو متلاشیان حق کی تشفی و ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

س۔ وہابیوں دیوبندیوں کے علماء نے لکھا ہے کہ جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ مانو پھر لکھا ہے کہ اللہ صاحب کے سوا کسی کو نہ مانو۔ پھر لکھا ہے میرے سوا کسی کو نہ مان۔ پھر لکھا ہے کہ اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

علمائے بریلوی فرماتے ہیں مذہب اسلام میں جس طرح اللہ عزوجل کو ماننا رکن ایمان ہے اسی طرح اس کے ملائکہ انبیاء کتابوں کو اور جنت دوزخ وغیرہا ایمانیات کا ماننا بھی ضروری اور لازمی ہے ان میں سے جسے نہ مانے گا کافر ہوگا ماننا ایمان ہے نہ ماننا کفر کیونکہ کلام پاک میں ہے سواء علیہم ءَاَنذرتہم اَم لم تنذرہم لا یؤمنون آپ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ نہ مانیں گے۔ اور دوسری جگہ ہے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ۔ مانا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے اسی طرح مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ تعالیٰ کو اور اس کے سب فرشتوں کتابوں اور نبیوں کو اور یہ وہابی دیوبندی کہتے ہیں کہ اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو مت مانو۔

اب عرض ہے کہ اللہ کے بعد دوسری چیزیں جو ایمانیات سے ہیں ان کے ماننے کا صحیح معیار کیا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب ہونا چاہیئے۔ مجھے تو اس بارے میں علماء بریلوی کے جوابات بہت عمدہ معلوم ہوتے ہیں۔

ج۔ آپ کا خیال درست ہے چنانچہ قرآن کریم کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

(الف) الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ہم یوقنون اولٰئک علٰی ھدًی من ربہم واولٰئک ہم المفلحون (البقرہ ع ۱)

یعنی وہ لوگ جو امور غیبیہ پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے اور جو چیزیں ہم نے ان کو دی ہیں ان میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو تم پر نازل کیا گیا اور اس پر جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

ان آیات کریمہ میں نہایت پر حکمت انداز سے اسلام و ایمان کی ان بنیادی باتوں کو بیان کیا گیا ہے جو عقائد و اعمال سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب باتیں مجملاً بیان کی گئی ہیں جن کی تفصیلات قرآن کریم کے دوسرے مقامات میں موجود ہیں سوال کی مناسبت اور جواب کو طوالت سے بچانے کی غرض سے قرآن کریم اور احادیث میں بیان فرمودہ صرف اسی عقیدہ کی تفصیل یہاں پیش کی جائے گی جس کا تعلق محض ایمان و عقیدہ سے ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ:۔

(ب) لیس البرّ ان تولّوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب ولٰکنّ البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیّین" (بقرہ ع ۲۲)

یعنی نیکی صرف یہی نہیں کہ تم منہ پھیر کر مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ حقیقی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر

پہلی آیت کریمہ میں "یؤمنون بالغیب" کے الفاظ میں امور غیبیہ پر ایمان لانے کا ذکر تھا اور اس دوسری آیت کریمہ میں تفصیل بیان زیادہ ہے کہ جن مخفی امور پر ایمان لانے کا ذکر تھا وہ خدا تعالیٰ اور قیامت اور فرشتے اور کتابیں اور انبیاء ہیں جو حواس سے مخفی ہیں اور صرف دلائل و الہام و کشوف سے ان کا علم حاصل ہوتا ہے کتابیں اور انبیاءِ کرام اس لئے مخفیات میں سے ہیں کہ وحی الٰہی جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی ہے اور جو بطور اصل کے ہے وہ دوسروں کو محسوس نہیں ہوتی۔

(ج) قل اٰمنّا باللہ وما انزل علینا وما انزل علٰی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی وعیسٰی والنبیّون من ربہم لا نفرّق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔

ترجمہ۔ کہہ دو ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس چیز پر ایمان لائے جو ہم پر اتاری گئی اور اس پر جو اتاری گئی ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسےٰ و عیسےٰ اور دیگر انبیاء کرام کو اپنے رب کی طرف سے ماننے کے لحاظ سے ہم نہیں فرق کرتے ان میں سے کسی میں اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

تیسری آیت کریمہ میں اس "ما انزل من قبلک" کی تفصیل زیادہ ہے جس کا ذکر پہلی آیت میں تھا۔ اور بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و موسےٰ و عیسےٰ علیہم السلام اور باقی تمام انبیاء کرام کی طرف بھی جو اتارا گیا اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے اور کسی ایک کو بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

ان ایمانیات کا ذکر حدیث میں بھی موجود ہے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور اسلام و ایمان کے متعلق سوالات کئے۔ حضور انور نے ایمان سے متعلق سوال کا یہ جواب دیا:۔

(الایمان) ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔ یعنی ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کے رسولوں۔ قیامت اور قدر یعنی اس کی خیر و شر کو مانے۔

(مشکوٰۃ کتاب الایمان)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اصل التوحید وما یصح الاعتقاد علیہ یجب ان یقول اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والحساب والمیزان والجنۃ والنار حق کلہ"

یعنی توحید کی جڑ اور وہ چیز جس کی وجہ سے ایک مسلمان کا اعتقاد صحیح ہو وہ یہ ہے کہ ایک مکلف بالغ یہ کہے اٰمنت باللہ الٰی اٰخرہ کہ میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور موت کے بعد جی اٹھنے پر اور قضاء و قدر پر یعنی اس کے خیر و شر پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہ اقرار کرے کہ حساب و کتاب اور میزان اعمال اور جنت و جہنم سب حق ہے۔

قرآن کریم کی آیات میں جن امور پر ایمان لانے کا حکم تھا۔ حدیث اور فقہ میں ان امور کے علاوہ قدر، بعث، حساب، میزان، جنت اور نار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ اضافہ درحقیقت قرآنی امورِ ایمانیات کی تشریح و تصریح کے سلسلہ میں ہی ہے کوئی حقیقی اضافہ نہیں ہے بہرحال یہ جملہ امور، مخفیات ہی سے متعلق ہیں۔

یہ وہ امورِ ایمانیات ہیں جن کے نیچے دیوبندی اور بریلوی دونوں فرقوں کے علماء دستخط کر سکتے ہیں۔ کیونکہ فریقین کی کتب سے مذکورہ امور پر ایمان لانا بالبداہت ثابت ہے باوجود اس کے کہ فریقین جماعت احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ بلکہ دیوبندی حضرات مخالفت میں زیادہ شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس کی وجہ سے "قولِ صواب" کو نہیں چھوڑ سکتے۔ لہٰذا مندرجہ بالا حقائق کی بناء پر ایک فرقہ دوسرے کو کافر قرار دینے کا مجاز نہیں ہے۔ کیونکہ جتنی کتب اور انبیاء علیہم السلام پر بریلوی ایمان رکھتے ہیں اسی قدر انبیاء و کتب پر دیوبندی کو بھی ایمان ہے اور یہی اتحاد باقی امورِ ایمانیات میں بھی

موجود ہے۔

اس موقعہ پر یہ لطیف نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرآن کریم، حدیث، اور فقہ سے جو تحریریں خاکسار نے بطور بالا میں پیش کی ہیں ان سب میں متفقہ طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا مقدم رکھا گیا ہے۔ "والفضل للمتقدم" پس جملہ ایمانیات میں سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا بنیادی حیثیت رکھتا ہے جس پر باقی ساری عمارت استوار ہوتی ہے۔ اگر بنیاد کو ہٹا دیا جائے تو باقی عمارت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

یاد رہے کہ جہاں یہ کہا گیا ہے کہ صرف اللہ پر ایمان لاؤ۔ کسی دیگر ایمانیات پر ایمان نہ لاؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا اور حقیقی معبود قرار نہ دو۔ نہ یہ کہ دیگر ایمانیات پر بھی ایمان نہ رکھو۔

یاد رہے کہ یہ نکتہ بھی سوال کی روح کو مدنظر رکھ کر جواباً بیان کیا گیا ہے۔

ایک فتنہ اس موقعہ پر ایک دوسری بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دورِ حاضرہ کے بعض علماء کا یہ طریق ہے کہ فریق مخالف کی طرف پہلے خود ساختہ عقائد منسوب کر دیتے ہیں۔ اور پھر ان خود ساختہ عقائد کی بنیاد پر مدمقابل کے خلاف عوام میں اشتعال پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سامعین اور قارئین کی نظر سے حقیقت ہمیشہ اوجھل رہتی ہے اس کے نتیجہ میں قوم مسلم قعر مذلت میں گرتی چلی جا رہی ہے اس حربہ کو دیوبندی اور بریلوی علماء نے ایک دوسرے کے خلاف اور پھر دونوں نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف پوری شدت سے استعمال کیا ہے

ایک علاج اس فتنہ کا علاج یہ ہے کہ علماء سے یہ پابندی کروائی جائے کہ ہر فرقہ کے وہی عقائد تسلیم کئے جائیں گے جو وہ خود بیان و تسلیم کرتا ہے ہر زبان میں مجاز و استعارات محکمات و متشابہات اطلاق و تقیید اور اجمال و تفصیل کی مثالیں پائی جاتی ہیں اس لئے کسی مصنف کی عبارت کے مختلف ٹکڑوں کو سباق و سیاق سے الگ کر کے کوئی مخالف اپنے من مانے معنے ان کو پہنا سکتا ہے۔ ایک حد تک زیر بحث سوال میں بھی اسی طریق کو اختیار کیا گیا ہے۔ پس فریق مخالف کے وہی عقائد تسلیم اور شائع کرنا چاہیئے۔ جنہیں وہ خود بھی بیان و تسلیم کرتا ہے ورنہ اس کے معنے "تعبیر القول بما لا یرضی بہ قائلہ" کا مصداق ہونگے بعض مخالفین احمدیت بھی جماعت احمدیہ کی طرف بعض بے بنیاد عقائد اس سلسلہ میں منسوب کیا کرتے ہیں۔ اس لئے آخر میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر بھی درج ذیل ہے فرمایا:۔

"ہم وہ لوگ ہیں جن کا مقولہ ہے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اٰمنا باللہ وملٰئکتہ ورسلہ
وکتبہ والجنۃ والنار والبعث
بعد الموت۔"
(انوار الاسلام صفحہ ۳۴)

س۔ گاؤں گاؤں میں اکثر دیوبندی صاحبان اپنی تقریروں میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ ایک (شخص) نے دعوئے نبوت کیا۔ تو لوگوں نے اسے بادشاہ وقت کے سامنے پیش کر دیا۔ بادشاہ نے اس مدعی کو اپنے باورچی خانہ میں بھجوا دیا۔ چند دن کے بعد جب بادشاہ نے بلوا کر دریافت کیا کہ کہیئے کیا حال ہے۔ تو مدعی نے کہا ابھی ابھی حضرت جبرائیل آئے تھے وہ کہہ گئے ہیں یا ایھا النبی کہیں مت جائیو۔ صرف باورچی خانہ میں رہیو۔

اب عرض ہے کہ لوگوں کو نبوت کا دعوے کرنے کا جنون کیوں ہوتا ہے فرقہ وہابیہ ایسے ایسے واقعات سے ثابت کرتا ہے کہ لوگ نبوت کا دعویٰ صرف پیٹ کے واسطے کرتے ہیں لہٰذا اس بارے میں کوئی ٹھوس رائے قائم کیجیئے۔"

ج۔ اس سوال میں ایک بہت بڑی خامی یہ موجود ہے کہ سچے اور جھوٹے نبی میں کوئی تخصیص نہیں بتائی گئی۔ اور محض نبی کے نام پر استہزاء کیا گیا ہے حالانکہ اس قسم کے استہزاء کا جواز کسی جھوٹے نبی کے لئے بھی قرآن کریم یا احادیث سے پیش نہیں کیا جا سکتا اللہ تعالیٰ نے انبیاء والمرسلین علیہم السلام کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے:۔

"یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون" (یٰسین)

یعنی دنیا کے منکروں پر افسوس ہے کہ جب کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس آیا وہ ہمیشہ اس کے ساتھ استہزاء سے پیش آتے رہے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں بلا استثناء ہر رسول کو استہزاء کا مورد بتایا گیا ہے اور ہر استہزاء کرنے والے کی مذمت کی گئی ہے۔ پس ایک ایسی قوم جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی قائل ہے اور انہیں واجب الاحترام یقین کرتی ہے۔ کس طرح ایک مدعی نبوت پر سوقیانہ استہزاء کر سکتی ہے۔

انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ایک حد تک پردہ غیب سے متعلق ہوتا ہے یؤمنون بالغیب کے قرآنی الفاظ اسی حقیقت پر دال ہیں یہی وجہ ہے کہ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گذرا جسے تمام بنی نوع انسان نے سچا تسلیم کر لیا ہو۔ یہود حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے قبل مبعوث ہونے والے انبیاء کرام کو سچا مانتے ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ سے قبل آنے والے انبیاء علیہم السلام کو سچا یقین کرتے ہیں لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف یہ کہ سچا یقین نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ دین اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کی فکر میں رہتے ہیں، بلکہ ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی تک کا بھی انکار کر دیتے ہیں پس اس وادی میں بہت احتیاط کے ساتھ قدم رکھنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم اور احادیث سے قطعاً اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ ہم جھوٹے مدعی نبوت کے ساتھ سوقیانہ استہزاء کریں۔ بلکہ یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کی آیت لو تقوّل کے تحت جھوٹا مدعی الہام و نبوت خود ہی ہلاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ضرور پکڑے گا۔

دوسری بات یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ استہزاء کرنے کی بجائے قرآن کریم میں بیان فرمودہ صدق و کذب کے معیار کو مدنظر رکھ کر سنجیدگی کے ساتھ کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہیئے۔ پس دوسری خامی اس سوال کے اس جملہ میں پنہاں ہے کہ "فرقہ وہابیہ ایسے ایسے واقعات سے ثابت کرتا ہے کہ لوگ نبوت کا دعوے صرف پیٹ کے واسطے کرتے ہیں؟"

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاکباز انبیاء علیہم السلام پر مخالفین یہ اعتراض بھی کرتے رہے ہیں، فرمایا:۔

"وقالوا مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیہ ملک فیکون معہ نذیرا او یلقی الیہ کنز او تکون لہ جنۃ یاکل منھا وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا" (الفرقان ع۱)

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے کیوں نہ اس پر فرشتہ اتارا گیا جو اس کے ساتھ کھڑے ہو کر لوگوں کو ہوشیار کرتا یا اس پر کوئی خزانہ اتارا جاتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس کے پھل وہ کھاتا۔ اور ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جس کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے پاکباز نبی اپنے متبعین کو مالی قربانیوں کی تحریک فرمایا کرتے ہیں اور یہ روپیہ قومی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے۔ نیز ان قربانیوں کے نتیجہ میں بے شمار برکتیں مومنین کو عطا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "خذ من اموالھم صدقۃ" یعنی اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کے مالوں میں سے صدقہ لے۔ اس آیت کریمہ میں "خذ" امر کا صیغہ ہے لہٰذا یہ حکم فرض ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں فرض کا منکر کافر ہوتا ہے۔ پس کسی مدعی نبوت کا اپنے متبعین سے چندے وصول کر کے اور مالی قربانیوں کی تحریک کر کے اپنے مشن کی اشاعت پر خرچ کرنا محل اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جس کا منکر کافر ہے۔ لیکن مخالفین کا یہ اعتراض ہوتا ہے کہ لوگوں سے چندے مانگنے کی بجائے ایک غیبی خزانہ نبیوں کو مل جانا چاہیئے۔ جس سے وہ کھائیں گویا مخالفین خدا تعالیٰ کے پاکباز نبیوں پر یہ اتہام لگایا کرتے ہیں کہ:۔

"لوگ نبوت کا دعوے صرف پیٹ کے واسطے کرتے ہیں۔"

سورۃ فرقان میں اس قسم کے معترضین کو اللہ تعالیٰ نے ظالم قرار دیا ہے۔

بہرحال ایک مسلمان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ کسی مدعی نبوت پر ایسا اعتراض نہ کرے جو اعتراض خود اللہ تعالیٰ کے پاکباز انبیاء علیہم السلام پر کیا گیا ہو۔

تیسری خامی اس سوال کے اس جملہ میں موجود ہے کہ:۔

"اب عرض ہے کہ لوگوں کو نبوت کا دعوے کرنے کا جنون کیوں ہوتا ہے۔"

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مالی سال کا آخر

عہدیداران کرام اور احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۳۰ر اپریل کو ختم ہو رہا ہے جس میں اب صرف ۲۵ دن باقی رہ گئے ہیں

جماعتوں کے بجٹ لازمی چندہ جات اور اس کے مقابل پر جماعتوں کی طرف سے عرصہ گیارہ ماہ میں جو وصولی ہوئی ہے اس کا جائزہ لینے سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصولی میں کافی کمی ہے اور کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی بجٹ کے مقابل پر مقامال برائے نام ہوئی ہے

دوران سال میں عہدیداران مال کو ہر ماہ جماعتوں کے نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے اور دیگر تحریکات کے ذریعہ بھی متواتر توجہ دلائی جاتی رہی ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اخراجات کی بنیاد جماعتوں کی طرف سے متوقع چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے اور سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت قرض لے کر بھی اخراجات کو جاری رکھنا پڑتا ہے اس امید پر کہ آخر مالی سال تک جماعتیں اپنے ذمہ کے واجبات ادا کر دیں گی لیکن جو جماعتیں اپنے مالی فرض کو سو فی صدی ادا کرنے سے کوتاہی اختیار کرتی ہیں۔ ان کی وجہ سے جو غیر معمولی زیر باری اور مشکلات کی صورت پیش آتی ہے اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔ خصوصاً تقسیم ملک کے بعد ہمارے ذرائع آمد محدود ہو جانے کے باعث مرکز قادیان، جس دور میں سے گذر رہا ہے اس میں احباب جماعت کی اپنے مالی فرائض سے معمولی عدم توجہ بھی غیر معمولی اور ناقابلِ تلافی نقصان اور مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔"

نیز فرمایا:-

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ۔"

"پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کرو جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لیگا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ

"اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر

۲۔ پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کر اور آفات و مصائب سے اُسے محفوظ رکھ"۔

پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے بھی حصہ ملیگا اور میری دعاؤں سے بھی۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک غیر احمدی دوست کے سوالوں کے جوابات

(بقیہ صفحہ ۱۰)

"جنون" کا الزام ایک ایسا الزام ہے جو خدا تعالیٰ کے ان انبیاء علیہم السلام پر لگایا گیا جو حق و صداقت کے ساتھ ابتدائے آفرینش سے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ آپ قرآن کریم کو اول سے آخر تک پڑھ جائیں۔ آپ کو کئی جگہ انبیاء علیہم السلام کے خلاف یہ اعتراض دکھائی دے گا جو مخالفین ہمیشہ دہراتے چلے آئے ہیں کہ یہ نبی مجنون ہے اور مخالفین کا اعتراض مجموعی طور پر بھی قرآن کریم میں نقل کیا گیا ہے:-

" قالوا ساحر او مجنون" (الذاریات)

یعنی مخالفین نے کہا کہ یہ انبیاء دلفریب باتیں بنانے والے یا مجنون ہیں۔

پس تیسری خامی اس سوال میں یہ ہے کہ مدعیانِ نبوت کے لئے جنون کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم سے ثابت ہے کہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے تمام پاکباز نبیوں کے لئے مخالفین استعمال کرتے رہے ہیں

یہی لفظ تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مخالفین نے استعمال کیا تھا جس کا رد قرآن کریم نے پیش کیا ہے اور ایک پرعظمت دلیل سے اس کا جواب دیا ہے۔ فرمایا:-

"وما انت بنعمۃ ربک بمجنون"

اس آیت کریمہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں "نعمت" کا اثبات اور "جنون" کی نفی کر کے اللہ تعالیٰ کی صفت "ربوبیت" کو "نعمت" کا جزو خاص قرار دیا گیا ہے اور نعمت پر بائے استعانت (مدد) داخل کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ اس نزول نعمت میں اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تائید و نصرت کا اظہار مقصود ہے۔ پس اس آیت کریمہ میں ایک عظیم الشان دلیل بیان فرما کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر لگائے جانے والے الزام جنون کی پوری تردید کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وہ تمام نعمتیں جو صفت "ربوبیت" کے تحت تدریجاً نازل ہو رہی ہیں اور ہوتی چلی جائیں گی۔ وہ اس بات کا بدیہی اور غیر مبہم ثبوت ہیں کہ حضور "مجنون" نہیں ہیں بلکہ آپ کے تمام دعاوی حق و صداقت کی روشن قندیلیں ہیں۔

پس اس آیت کریمہ میں ایک "مجنون" اور برگزیدہ "نبی" میں فرق کر کے دکھلا دیا گیا ہے۔ پاگل خانہ کے معائنہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض مجنون اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں اور بعض خود کو بادشاہ اور وزیر اعظم قرار دیتے ہیں لیکن یہ سب لوگ معذور ہوتے ہیں اور مخلوق خدا کی ہمدردی کے مستحق۔ چنانچہ ان کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے پاکباز انبیاء کرام کو بھی بد باطن لوگ مجنون قرار دیا کرتے ہیں۔ اور ان کی شدید ترین مخالفتیں بھی کرتے ہیں۔ اور ان مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے مرسلین اور مامورین تدریجاً ایسی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں کہ کسی "مجنون" یا جھوٹے مدعی نبوت میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عین حیات میں اور حضور کے بعد بھی بعض لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے لیکن حسب منطوق آیت سب کے سب خائب و خاسر رہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام روشن سے روشن تر ہوتا چلا گیا۔ اسی طرح قرآن کریم اور احادیث کی بیشمار پیشگوئیوں کے علاوہ سلف صالحین کے بے شمار مکاشفات موجود ہیں۔ جن میں مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی بعثت کی تعیین چودھویں صدی کے آغاز میں کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا دعویٰ ان جملہ پیشگوئیوں اور مکاشفات کے مطابق ہے اور بے شمار نشانات اللہ تعالیٰ نے آپکی صداقت کیلئے آپکے

خبریں

نئی دہلی - ۴ر اپریل - وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ جموں و کشمیر میں داخل ہونے والے مسلح پاکستانی افراد کو دیکھتے ہی گولی مار دی جا سکتی ہے۔ بھارت سرکار کی یہ پرانی پالیسی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نے جو چار یا پانچ ہزار مسلح گھس پیٹھئے بھیجے تھے۔ وہ سب کے سب واپس چلے گئے ہیں۔ البتہ ممکن ہے ان میں سے چند ایک جنگلوں میں چھپے ہوئے ہوں۔ آپ نے کہا کہ ہمارے پاس یہ قطعی اطلاع ہے کہ پاکستان نے اپنے گھس بیٹھوں کو واپس آنے کا حکم دیا ہے۔

نئی دہلی ۴ر اپریل - آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری چوہان نے بتایا کہ راجستھان سرحد پر پاکستانی فوجوں کا کوئی غیر معمولی اجتماع نہیں - انہوں نے ڈاکٹر ایل ایم سنگھوی کو بتایا کہ پاکستان کے ساتھ حالیہ جنگ میں راجستھان کی فضائی دفاع میں کچھ خامیاں پائی گئی ہیں اور انہیں ٹھیک کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے راجستھان کی فضائی دفاع کے بارے سبق سیکھے ہیں۔ شری ڈی سی شرما نے شک کیا کہ آیا راجستھان کی طرح پنجاب کے دفاع کو مضبوط بنایا جا رہا ہے - شری چوہان نے کہا کہ پنجاب کی دفاع کو مضبوط بنایا جا رہا ہے - شری چوہان نے کہا کہ پنجاب کی فضائی دفاع کے لئے پاکستان کے ساتھ حالیہ جنگ میں ضروری اقدامات کئے گئے تھے بعض واقعات کے باوجود صوبہ کی فضائی دفاع بہت تسلی بخش رہی۔

نئی دہلی - ۴ر اپریل - پردھان منتری شری اندرا گاندھی نے آج وزارت کی میٹنگ میں اپنے غیر ملکی دورہ کے بارے تاثرات پیش کئے۔ وہ واشنگٹن - لنڈن پیرس اور ماسکو کے دورہ کے بارے کل پارلیمنٹ میں بیان دیں گی سیاسی مبصروں نے کہا ہے کہ شریمتی گاندھی کے صدر جانسن صدر ڈیگال - روس اور برطانیہ کے وزراء اعظم سے بات چیت کا کم سے کم یہ نتیجہ برآمد ہوا ہے کہ بڑے بیش اہم بین الاقوامی امور کے بارے میں بھارت کے رویہ اچھی طرح سمجھنے لگے ہیں - پردھان منتری کی صاف بیانی نے انکے سامعین پر گہرا اثر کیا۔

نئی دہلی - ۴ر اپریل - شری ستیہ نارائن سنہا نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ لوک سبھا دیر دار ۶ر اپریل کو بستر کے مسئلہ پر بحث کرے گی - بستر میں پولیس کی فائرنگ سے مہاراجہ پروین چندر بھنج دیو اور ۱۲ آدمی باسی ہلاک ہو گئے تھے۔

بھوپال ۴ر اپریل - کانگرس پردھان شری کامراج نے آج مدھیہ پردیش کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد کانگرسی ورکروں کے چار روزہ سیمینار کا ادگھاٹن کرتے ہوئے اپوزیشن پارٹیوں پر غنڈہ گردی کرنے کا الزام لگایا۔ آپ نے کہا کہ اپوزیشن پارٹیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ اگلے عام چناؤ کے بعد پھر کانگرس ہی برسر اقتدار رہے گی۔ اس لئے وہ تشدد کا سہارا لے رہے ہیں۔ یہ پارٹیاں محض لوگوں کے مسائل گنتی ہیں۔ انہیں حل کرنے کے لئے اُن کے پاس کوئی پلان نہیں - آپ نے چند سرمایہ داروں پر کانگرس کو کمزور کرنے کا الزام لگایا۔

نئی دہلی ۴ر اپریل - پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی پیرس - امریکہ لنڈن اور ماسکو کا دورہ کرنے کے بعد کل رات واپس دہلی پہنچ گئیں۔ روسی ہوائی جہاز ایلیوشن جو کہ تاشقند کے راستہ بھارت پہنچا۔ شریمتی اندرا گاندھی نے ۔ ۷ منٹ تک تاشقند میں قیام کیا۔ رات ہونے کے باوجود بھاری تعداد میں لوگ اُن کے سواگت کے لئے پالم کے ہوائی اڈہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ جن میں اُپ راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین کیبنٹ وزراء ممبران پارلیمنٹ اور اعلیٰ سرکاری افسر بھی شامل تھے۔ جب وہ ہوائی جہاز سے باہر آئیں تو انہیں پھولوں سے لاد دیا گیا اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے ملک کے بہت سے دوستوں سے مل آئی ہوں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمارے بہترین دوست ثابت ہوں گے۔

انہوں نے مزید کہا۔ کہ میں اپنے اس دورہ کے متعلق جس قدر جلد ممکن ہو سکا پارلیمنٹ میں بیان دوں گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ صدر جانسن - وزیر اعظم کوسی جن - اور مسٹر ولسن نے بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ مگر ان کے دورہ کی ابھی تاریخیں مقرر نہیں ہوئیں۔

کانپور ۴ر اپریل - مرکزی وزیر لیبر اور روزگار شری جگجیون رام نے آج یہاں پر کہا کہ اگر اچھوتستان بنانے کا مطالبہ ملک میں کبھی زور پکڑ جائے تو اس کے لئے کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیئے۔ کانپور ضلع دلت ورگ سنگھ کے زیر اہتمام منعقدہ ہریجن کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے شری جگجیون رام نے کہا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا اُس کی وجہ سے پاکستان بنا اب ہریجن بھی غلامی برداشت نہیں کریں گے۔ اُنہوں نے پسماندہ جاتیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے دلوں سے احساس کمتری کو نکال دیں۔ شری جگجیون رام نے کہا کہ اگر اُنہیں ڈکٹیٹر بنا دیا جائے تو وہ دس سال میں ذات پات کو ختم کر دیں گے۔

ماسکو ۴ر اپریل - بھارت کی پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے کل شام دہلی روانہ ہونے سے پہلے ایک انٹرویو میں کہا کہ میں نے روسی وزیر اعظم کے ساتھ دونوں ملکوں کے باہمی دلچسپی کے کئی معاملات پر بات چیت کی ہے۔ میں نے امریکہ - برطانیہ اور روس میں اپنے دورہ کے دوران اقتصادی امداد کے متعلق خصوصی طور پر کوئی بات چیت نہیں کی۔ ایک روسی نامہ نگار نے پوچھا کہ ویٹ نام کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے آپ کی رائے میں کیا کچھ کیا جانا چاہیئے۔ شریمتی اندرا نے جواب دیا "مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے پاس اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے۔ بھارت ویٹنام میں قیام امن کے لئے بڑا بیتاب ہے۔ وہ قیام امن کی کوششوں میں مدد دینے کے لئے تیار ہوگا۔ لیکن مجھے اس مرحلہ پر کوئی حل نظر نہیں آتا۔"

صدر صاحبان و سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے مطابق تحریک جدید کے وعدوں کے بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۴ر فروری ۱۹۶۶ء کی اطلاع تمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو پہنچائی گئی اس کے علاوہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کو انفرادی طور پر اطلاع پہنچائی گئی - کئی جماعتوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں مرکز میں نہیں پہنچیں۔ ایسی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری متوجہ ہوں

خدا تعالیٰ تمام احباب کا حافظ و ناصر ہے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان